OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

عصر حاضر میں نوجوانوں کی اخلاقی تربیت: سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Moral and Ethical Training of contemporary Muslim Youth: An Analytical Study in the Light of Seerah al-Nabawiyyah

Kishwar Shaheen
Subject Specialist Bureau of Curriculum and Extension n Centre Quetta &
Ph.D Scholar, AIU Quetta.
Email: kishwarshaheen2007@gmail.com

Saeeda Notezai
S.S.T Eduction Department & Ph.D Scholar AIU Quetta.
Email: saidanotezai7869@gmail.com

Received on: 04-01-2026　　　　Accepted on: 06-02-2026

Abstract

The younger generation constitutes the most valuable asset and future of any society. In the contemporary era, while the digital revolution, globalization, and social media have created unprecedented opportunities, they have simultaneously exposed youth to severe ethical decline, intellectual confusion, depression, purposelessness, and materialism. These challenges have led to acute psychological and social stress among young people. This research paper aims to present the Seerah of Prophet Muhammad ﷺ as a comprehensive practical model for the moral, psychological, and spiritual training of youth. Adopting an interpretive-analytical methodology, the study draws upon the Holy Qur'an, authentic Hadith collections, and classical works of Seerah. The findings reveal that the Prophet's ﷺ qualities of Sabr (patience and resilience), Sidq and Amanah (truthfulness and trustworthiness), Tawakkul (trust in Allah), and a balanced lifestyle provide a complete coping mechanism for today's youth. The paper concludes that integrating the Prophetic training model into educational curricula, family systems, and state policies can effectively address the moral crisis of the younger generation. The Seerah is not merely a historical narrative but a living code of life for contemporary challenges.

Keywords: Muslim Youth, Moral Training, Seerah al-Nabawiyyah, Digital Era, Character Building

تعارف (Introduction)

انسانی زندگی کے ادوار میں جوانی کا دور جوش وجذبات سے بھرپور رہتا ہے جس میں انسان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر خوب نام کمانے کی کوشش کرتا ہے۔اسی دور میں اسے ایک ایسے رہبر کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے جس کو عملی نمونہ سمجھتے ہوئے اس کی تقلید کر سکے اور اس کو اپنا رول ماڈل بنا سکے اور مسلمان ہونے کے ناطے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں نسل نو کے لئے بہترین زندگی گزارنے کے گر پوشیدہ ہیں۔ جن پر عمل کرکے نوجوان نہ صرف اپنی زندگی کے معاملات کو درست کر سکتے ہیں بلکہ موجودہ بگاڑ کو سدھار کر ایک کامیاب زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

نسل نو کسی بھی قوم کی امید، سرمایہ اور مستقبل ہوتی ہے۔ اگر نوجوان فکری طور پر مضبوط، اخلاقی طور پر پاکیزہ اور عملی طور پر متحرک ہوں تو قومیں عروج پاتی ہیں۔ نسل نو کسی بھی قوم کا قیمتی اثاثہ ہوتی ہیں اور ان کی کردار سازی و تحفظ کے لئے نبوی منہج سے بڑھ کر کوئی نمونہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (1)

ترجمہ: "بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

یہ آیت مبارکہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سیرت نبوی ﷺ انسانی زندگی کے ہر پہلو، خصوصاً نوجوانوں کی تربیت کے لئے کامل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

اسلام میں تربیت کا مقصد محض علم دنیا ہی نہیں بلکہ شخصیت کی ہمہ جہت نشوونما بھی ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"بچے کا دل ایک صاف کاغذ کی مانند ہے اس پر جو نقش ڈال دیا جائے وہی اس کی شخصیت بن جاتی ہے۔"(2)

نسل نو کی تعریف:

نسل نو سے مراد معاشرے کی نئی نسل یا آنے والی پیڑھی ہے۔ یہ اصطلاح ان بچوں اور نوجوانوں کے لئے استعمال ہوتی ہے جو موجودہ دور کے تقاضوں، ٹیکنالوجی اور نئے خیالات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

" نسل نو فارسی زبان کے الفاظ کا مجموعہ (نسل+نو) ہے جس کا مطلب ہے نئی نسل/آئندہ نسل۔"(3)

مختصراً نسل نو کسی بھی قوم کا وہ قیمتی اثاثہ ہے جس پر اس کا مستقبل منحصر ہوتا ہے۔

نسل نو کو درپیش چیلنجز:

نسل نو کو نفسیاتی مسائل، سماجی بے روزگاری، سوشل میڈیا کے منفی اثرات جیسے شدید چیلنجز کا سامنا ہے۔ دین سے دوری، مغرب کی اندھی تقلید اور مادہ پرستی نے نوجوانوں کو انتشار اور خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیا ہے۔ جس کے لئے دینی و اخلاقی تربیت کی اشد ضرورت ہے۔

1۔ فکری چیلنجز:

موجودہ دور میں سوشل میڈیا اور مغرب کی تہذیب کی یلغار سے نسل نو کے نظریات خطرے میں ہیں۔ سیرت کا مطالعہ نوجوانوں کو رواداری، انصاف، امانت، حیا اور احترام جیسے اوصاف سکھا کر انہیں فکری حملوں سے بچاتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کے سماجی پہلوؤں کو تعلیمی نصاب

میں شامل کیا جانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

(الف) الحاد اور شکوک و شبہات :

جدید ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے ذریعے عقائد پر حملے جس سے نوجوانوں میں مذہب اور اخلاقیات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔

(ب) مغربی تہذیب کی اندھی تقلید :

اپنی ثقافت و اقدار کو بھول کر مغربی طرز زندگی کو اپنانا آج کے نوجوانوں کا معمول بن گیا ہے جس کی وجہ سے شناخت کا بحران پیدا ہو رہا ہے۔

(ج) مادہ پرستی:

نسلِ نو کی زندگی کا زیادہ تر مقصد صرف پیسہ اور مادی آسائشیں ہی رہ گیا ہے جس کی وجہ سے روحانیت کا خاتمہ ہو رہا ہے۔

2۔ اخلاق چیلنجز:

(الف) سوشل میڈیا کے منفی اثرات:

نسلِ نو پر بے تحاشا سوشل میڈیا کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں جس میں فحاشی، عریانی اور غلط معلومات ہیں اور ان تمام نے نسل نو میں اخلاقی بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔

(ب) وقت کا ضیاع:

سوشل میڈیا پر حد سے زیادہ وقت ضائع کرنا، وقت کو برباد کرنے کی وجہ سے تعلیمی اور عملی صلاحتیں شدید متاثر ہو رہی ہیں۔

(ج) بڑوں کا ادب اور خاندانی اقدار:

خاندانوں کی روایت، ادب و آداب، بزرگوں کا احترام، چھوٹوں سے شفقت سے پیش آنا، صبر و تحمل اور برداشت جیسی خوبیاں ناپید ہو رہی ہیں۔

3۔ سماجی چیلنجز:

(الف) بے روزگاری اور معاشی دباؤ:

آج کا نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ڈگری یافتہ ہونے کے باوجود بے روزگار ہے۔ ملازمتوں کا نہ ملنا، نوجوانوں میں مایوسی اور احساس کمتری کو جنم دے رہا ہے۔

(ب) نفسیاتی مسائل:

ڈپریشن، اینگزائٹی اور تنہائی پسند ہونا، احساس کمتری میں مبتلا ہونا جیسے بہت سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

(ج) نشہ آور اشیاء کا رجحان:

معاشی و سماجی دباؤ اور ذہنی انتشار کی وجہ سے آج کا نوجوان وقتی طور پر پر سکون رہنے کے لئے نشہ آور اشیاء کے استعمال کی طرف راغب ہو رہا ہے۔

نسل نو کے تقاضے:

(الف) دینی واخلاقی تربیت :

نوجوانوں کو دین کی بنیادی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کی سیرت سے روشناش کرانا۔

(ب) تعلیمی نظام میں اصطلاح:

کتابی علم کے علاوہ کردار سازی پر مبنی تعلیمی مواد کا اہتمام کیا جائے۔

(ج) رشتہ داروں اور والدین کا کردار:

نوجوانوں کے ساتھ دوستانہ رویہ اختیار کیا جائے۔ان کی رہنمائی کی جائے۔(جہاں ضرورت ہو۔)

(د) حکومت سطح پر اقدامات :

بے روزگار نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں تا کہ وہ معاشی و سماجی دباؤ سے نکل سکیں۔ سوشل میڈیا پر منفی مواد کے خلاف سائبر کرائم قوانین کا سختی سے نفاذ کیا جائے تا کہ منفی مواد کی روک تھام ہو اور نسل نو انتشار کا شکار نہ ہو۔

نسل نو کی اہمیت:

اسلام نوجوانوں کو خاص اہمیت دیتا ہے کیونکہ یہ مستقبل کے معمار ہیں۔قرآن مجید میں نوجوانوں کے کردار کو مثبت انداز میں پیش کیا گیا ہے نوجوانوں کے مضبوط ایمان کی واضح مثال سورۃ کہف میں :

إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى

"یہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کیا ہے۔"[(4)]

سیرت النبی ﷺ:

وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے

وہ طیب وامیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں نسل نو کا تحفظ اور ان کی تربیت ایک جامع موضوع ہے جو دور حاضر کے فکری، اخلاقی اور سماجی چیلنجز کا مکمل حل پیش کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نوجوانوں کو "ملت کا اثاثہ" قرار دیا ہے اور نوجوانوں کو فکری انتشار، بے راہ روی اور غیر اخلاقی سرگرمیوں سے بچنے کے لئے انہیں باکردار، ذمہ دار، علم و عمل سے آراستہ کرنے پر زور دیا ہے۔آج کے دور میں نوجوان نسل کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے۔ایسے حالات میں حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لئے بہترین رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

انسان کیا ہے ؟اس کائنات میں اس کی تخلیق کا مقصد کیا ہے ؟اپنے مقصد تخلیق کو پورا کرنے کے لئے اس کے پاس کیا ذرائع ہیں ؟اس کی ہدایت کے لئے وہ کون سا فطری طریق ہے جو زمین اور زمانے کی ہر گردش میں پورا اترتا دکھائی دیتا ہے۔یہ سب وہ سوالات ہیں جن کا صحیح

درست اور اطمینان بخش جواب صرف اور صرف انبیاء ورسل علیہ السلام نے فراہم کیا ہے اور اس کی صاف اور سیدھی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے اس کا جواب اپنی سمجھ و فہم کے بجائے اس وحی اور الہام کے ذریعے دیا ہے جو انہیں مقدس اور معتبر فرشتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے فراہم کیا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں انبیاء ورسل اور فلسفیوں اور دانش وروں کی آراء میں امتیاز پیدا ہو جاتا ہے۔ فلسفی اور متکلم ان سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسئلے کو مزید الجھا دیتے ہیں۔ جس پر انتہائی قلب و نظر کا اضطراب اور انتشار مزید بڑھ جاتا ہے مگر انبیاء ورسل اس کا وحی و الہام کے سرچشمے سے ایسا جواب فراہم کرتے ہیں کہ جس سے شکوک و شبہات کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ کامل طمانیت میسر آجاتی ہے۔ (5)

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آسمان سے نازل ہونے والی 315 کتب اور صحائف میں آج انسانیت کے پاس صرف ایک صحیفہ کامل "قرآن مجید" کی شکل میں موجود ہے اور قرآن مجید عالمِ انسانیت کا پاس وحی الہیٰ کا واحد نمونہ ہے جس پر اعتماد اور اعتبار کیا جا سکتا ہے جس طرح وحی کا کامل اور جامع نمونہ قرآن مجید آج ہدایت کے لیے موجود ہے۔ بعینہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت بھی ہر اعتبار سے محفوظ ہے اسے اعلیٰ آثار کے طور پر محفوظ کیا گیا علوم الحدیث کا ایک ایسا ذخیرہ مرتب ہوا جس کی مثال دنیا کی کسی تہذیب و مذہب میں دکھائی نہیں دیتی۔ یہ امر بھی تحدیث نعمت کے طور پر بیان کیا جانا چاہیے کہ حضور سرور کائنات کی سیرت عملی تواتر کے لحاظ سے محفوظ ہے۔ آج دنیا میں چھ ارب انسان پائے جاتے ہیں جس میں سے ایک چوتھائی کے علاوہ سب غیر مسلم اور مختلف مذاہب اور ادیان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ تمام مذاہب مل کر بھی کوئی ایک ایسا انسان پیش نہیں کر سکتے جو اپنے سچے نبی کی سچی تعلیمات کا نمونہ ہو۔ (6)

سورۃ آل عمران میں ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

"درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انھی میں سے ایک پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انھیں سناتا ہے اور ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے ہی لوگ صریح گمراہوں میں پڑے ہوئے تھے۔"(7)

نسل نو کا تحفظ، تعمیر اور کردار، سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں:

1 ۔ حضور ﷺ کا طریق تعلیم و تربیت:

نبی کریم ﷺ نے نسل نو کی تربیت کا آغاز بچپن سے ہی کرنے کی تلقین فرمائی۔ "آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بچہ جب بولنا شروع کرے تو اسے کلمہ سکھایا جائے اور شعور آنے پر حلال و حرام کا فرق سکھایا جائے۔ (8)

نبوت کا سفر اپنے مقاصد اور غایات کے لحاظ سے تعلیم و تعلّم کا سفر ہے۔ آپ ﷺ نے تہذیب الاطفال کو خیر الاشغال قرار دیا ہے۔ تعلیمات نبوی ﷺ اول تا آخر انسانی شخصیت کی اخلاقی، ایمانی اور روحانی تکمیل کا سامان اور ضمانت فراہم کرتی ہیں۔ آپ ﷺ کی معلّمانہ حکمت عملی

اور اسلوب تدریس نرالا تھا۔آپ ﷺ کے اسباق و تعلیمات میں ایسی جاذبیت تھی کہ ان کے ذریعے سے اذہان منوّر ہوتے تھے اور قلوب کو طمانیت نصیب ہوتی تھی۔(9)

مکہ کی سرزمین میں حضرت ارقم بن ارقم کا گھر گہوارہ تعلیم اور دبستان ہدایت تھااور مدینہ منورہ میں صفّہ کا چبوترہ ایسی جامعہ درس گاہ کی حیثیت اختیار کر گیا تھا کہ جس میں صرف علوم پڑھائے نہیں بلکہ ان کی وساطت سے بلند سیرت و کردار کے حامل انسان بنائے جاتے تھے۔ آپ ﷺ کے طریق تعلیم سے مستفید ہونے والے حضرات کو اللہ تعالیٰ نے راشدوں، صادقون، فائزون،اور مفلحون کے القاب سے نوازا۔

بقول علامہ اقبالؒ:

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے؟

جہاں گیر و، جہاں دار و جہاں بان و جہاں آراء(10)

حضور ﷺ کا طریق تعلیم عملی اور مشاہداتی تھا۔ فلسفیانہ کے بجائے حکیمانہ تھا۔ ظنی اور تخمینی کے بجائے یقینی اور اثباتی تھا۔آپ ﷺ کے طریق تعلیم میں کوئی ابہام نہ تھا، نہ پیچیدگی، ہر بات واضح، دوٹوک، فیصلہ کن اور دل میں اتر جانے والی، روح کو سرشار کرنے والی۔(11)

ایسا تعلیمی نصاب اور ایسا طریق تعلیم اور اسلوب تربیت تاریخ کا سب سے بڑا علمی، اخلاقی اور روحانی ورثہ ہے۔(12)

2۔ حضور ﷺ کا صبر واستقامت:

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک منفرد پہلو صبر واستقامت اور جہد مسلسل ہے۔آپ ﷺ نے دعوت و تبلیغ کے دوران بے تحاشا تکالیف اور اذیتوں کا سامنا کیا لیکن آپ ﷺ نے صبر واستقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

جب ساری کائنات محمد ﷺ کی تکذیب کر رہی تھی اکیلی صدیقہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت محمد ﷺ کی تصدیق کر رہی تھیں اور آقا زخم کھا کر گھر آئے تھے جسم پتھروں سے لہولہان ہوتا تھا ٹانگوں سے خون رس رہا ہوتا تھا، سر پھٹا ہوا، چہرے پر زخم وہ زخمی سر جس پر اُگنے والی کالی زلفوں کی بھی عرش والے نے قسم کھائی ہے وہ کندھے زخمی جس کندھے پر اگر کبھی چادر رکھ لی تو اللہ تعالیٰ نے "ایھاالزمل" کہہ کر پکار دیا تھا۔ وہ ٹانگیں وہ قدم زخمی کہ جب وہ مکہ سے بے بسی کے عالم میں نکلے تھے تو عرش والے کی غیرت کو جلال آگیا۔(13)

"تیرے اٹھنے والے قدموں کی قسم ہے وہ دن آنے والا ہے جب تیرے قدموں کی چاپ کے سامنے روم اور ایران کی فوجوں کے دل پارا پارا، ان کے پتے پانی ہو جائیں گے۔"(14)

3 ۔ حضور ﷺ کی صداقت وامانت:

نبی کریم ﷺ کی صداقت وامانت تو بے مثال تھی کہ دشمن بھی آپ ﷺ کو "صادق وامین" کے لقب سے پکارتے تھے نوجوان نسل اگر سچائی کی طاقت کو سمجھ کر اپنی زندگی میں شامل کر لے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو سکتے ہیں کیونکہ جھوٹ سب سے بڑی برائی کی جڑ ہے۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کے تجارتی انداز اور ایمانداری سے بے حد متاثر تھیں اور اسی وجہ سے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھی بھیجوایا تھا۔ جبکہ آج کل جو تجارت کا انداز ہمارے معاشرے میں اپنایا جارہا ہے وہ سراسر جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔ سودی نظام رائج ہے۔ جھوٹ بول کر، جھوٹی قسمیں کھا کر ناقص مال فروخت کررہے ہیں۔ خریدار و گاہک پر ناقص چیز کا نقص بھی واضح نہیں کرتے۔ جبکہ سنت محمدی ﷺ میں ہے کہ ناقص کا نقص واضح کرو۔

4۔ عملی نمونہ اور شخصیت سازی:

سیرت طیبہ ہمیں سکھاتی ہے کہ والدین اور اساتذہ کا اپنا کردار مثال اور عملی نمونہ ہونا چاہیے تاکہ بچے ان کو دیکھ کر سیکھیں، اچھی عادت اپنائیں کیونکہ بچے ان کو کاپی کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے خود کو معلّم قرار دیا اور بہترین اخلاق کی تکمیل کو اپنی بعثت کا مقصد بتایا۔

"میں بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔"(15)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو معلّم انسانیت بنا کر بھیجا اور فرمایا:

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

" درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔"(16)

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔ سیرت کا ایک اہم پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ سادگی اختیار کی۔ سادہ لباس زیب تن فرماتے تھے اور سادہ غذا کھاتے تھے اور پر تکلّف اور پرآسائش زندگی کی طرف طبیعت کبھی مائل نہیں تھی۔ لباس کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ لباس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس نسل نو اور تمام مسلمانوں کے لیے کامل نمونہ ہے مسلمان اپنے عروج و زوال کے ادوار کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ جب تک ہم سیرت النبی ﷺ کے پہلوؤں پر کاربند رہے تو دنیا پر حکومت کرتے رہے اور جیسے ہی ہم نے اسلامی تعلیمات کو فراموش کر کے پس پشت ڈال دیا تو تنزلی ہمارا مقدّر بنی۔

آپ ﷺ کی زندگی نوجوانوں کی تربیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے نوجوانوں کو اعتماد دیا، ذمہ داریاں سونپیں، اخلاقی تربیت کی جس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ جیسے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام اور جب نوجوانوں کو ذمہ داریاں دی جاتی ہیں تو وہ لایعنی اور منفی سرگرمیوں سے خود بخود محفوظ ہو جاتے ہیں۔

5۔ فکری و نظریاتی تحفّظ:

موجودہ دور میں سوشل میڈیا اور مغربی تہذیب کے یلغار سے نسل نو کے نظریات خطرے میں ہیں۔ آپ ﷺ نے نوجوانوں کو فتنوں سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔"(17)

آج کا نوجوان جن مسائل کا شکار ہے انہیں اخلاقی زوال، مغربی ثقافت کا غیر متوازن اثر، دینی تعلیم سے دوری، بے راہ روی، مایوسی اور گمراہی شامل ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں بے راہ روی اور فحاشی کو سختی سے ممنوع قرار دیا ہے کیونکہ یہ معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو کمزور کر دیتے ہیں اور روحانی و نفسیاتی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ ایسے اخلاقی اصول فراہم کرتے ہیں جو دینی سکون اور مقصد حیات کے تعین میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور ان کو اس بحران سے نکال کر ایک باوقار مقصد زندگی کی جانب رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"طاقت ور (بااعتماد و مضبوط) مومن اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے کمزور مومن سے۔"(18)

الغرض سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ نوجوانوں کو رواداری، انصاف، امانت داری اور حیا جیسے اوصاف سکھا کر فکری حملوں سے بچاتا ہے اور سکون قلب و اعتماد فراہم کرتا ہے۔ تعلیمی نصاب میں سیرت النبی ﷺ کے سماجی پہلوؤں کو شامل کرنے سے ہم خاطر خواہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

6۔ بزرگوں کا احترام:

نواجون نسل کے کردار میں نکھار تب ہی آتا ہے جب ان میں عاجزی اور احترام آدمیت (چھوٹے، بڑے کے ساتھ اچھا سلوک) ہو۔

"جس جوان نے کسی بوڑھے کی اس کے بڑھاپے کی وجہ سے تعظیم کی اللہ اس کے بڑھاپے میں ایسے شخص کو مقرر کر دے گا جو اس کی تعظیم کرے گا۔"(19)

ایک اور جگہ فرمایا:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔"(20)

بڑھاپے میں انسان مختلف بیماریوں اور جسمانی کمزوریوں کی وجہ سے بے بس ہو جاتا ہے ایسے موقع پر اسے دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر معاملات میں ہماری شرعی رہنمائی فرمائی ہے وہیں بوڑھوں کے مقام اور مرتبے اور ان کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے اسے بھی بیان کیا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔"(21)

بڑھاپے کی تعظیم اور بزرگوں کا احترام اسلامی بنیادی تعلیمات کا حصہ ہیں جس پر رسول اکرم ﷺ نے بہت زور دیا ہے۔ مختلف احادیث کے مطابق بوڑھوں کی عزت کرنا ان کا احترام کرنا اللہ کی تعظیم کا حصہ ہے۔

7۔اخلاقی و معاشرتی آداب:

سیرت النبی ﷺ معاشرتی اور اخلاقی آداب کا مکمل نمونہ ہے۔ جس میں عدل و انصاف، رحم، سچائی اور عفو و درگزر پر مبنی معاشرے کی تعمیر کی گئی ہے آپ ﷺ نے بہترین اخلاق (اخلاقِ حسنہ) کے ذریعے معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ کیا اور ایک عادلانہ منظم اور پرامن سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔

نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے ایمان کی بنیاد مضبوط کی۔ مضبوط ایمان انسان کو ہر برائی سے بچاتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ نسل نو کی تربیت کے لیے مکمل رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ایمان، علم اور اخلاق کردار سازی کے بنیادی ستون ہیں۔ خاندانی، تعلیمی اور سماجی اداروں کا مشترکہ کردار بہت ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" کیا میں تمھیں وہ شخص نہ بتاؤں جو جہنم کی آگ پر حرام ہے اور جہنم کی آگ اس پر حرام ہے ؟(پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) یہ وہ آدمی ہے جو نرم مزاج، نرم طبیعت اور خوش اخلاق ہو۔ "(22)

ایک اور جگہ فرمایا:

" کیا تمھیں جہنمی لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں ؟ہر سخت مزاج، بداخلاق اور تکبّر کرنے والا جہنمی ہے۔ "(23)

معاشرے کے افراد کی کردار سازی اور تزکیہ نفس کے ذریعے ایک پیکر کردار و عمل بننا سیرت طیبہ کا اہم جزو ہے۔آپ ﷺ نے دشمنوں کو معاف فرما کر اور انسانیت پر رحم کر کے معاشرتی رواداری کی عظیم مثالیں قائم کیں جیسے فتح مکہ۔

حدیث مبارکہ ہے:

"جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جس کے دل چڑیوں کی طرح (نرم) ہوں گے۔ "(24)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس کے پاس اس کا بھائی معذرت لائے معاف کر دے ورنہ حوض کوثر پر آنا نہ ملے گا۔ "(25)

آداب معاشرت میں بات چیت ، پڑوسیوں کے حقوق، معاہدوں کی پاسداری بھی سیرت النبی ﷺ کے نمایاں پہلوؤں میں سے ہیں ۔ بزرگوں کا احترام کرنے والوں کو خود بڑھاپے میں عزت نصیب ہوتی ہے اور یہ معاشرے میں رحمت اور برکت کا باعث بنتا ہے۔

خلاصہ:

ہم نے کبھی خود سے سوال کیا ہے کہ "کیا ہم واقعی ویسے ہی ہیں جیسا کہ رسول اکرم ﷺ ہمیں دیکھنا چاہتے تھے ؟ کیا ہم نے نبی کریم ﷺ

کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں شامل کیا ہوا ہے؟"

اگر ہم واقعی نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے معاشرتی سطح پر سیرت نبوی ﷺ کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے اور یہ سب صرف کسی ایک طبقے کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر طبقے بلکہ پوری امت مسلمہ اور خاص طور پر نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کیونکہ وہ قوت و طاقت میں اور تعداد میں زیادہ ہیں۔ اور جس دن ہم نے اس بات کو سمجھ لیا کہ ہم سب کی فلاح و کامیابی کی کنجی سیرت نبوی ﷺ پر عمل کرنے میں ہے تو معاشرتی بدحالی اور اخلاقی زبوں کا حالی کا حقیقی حل صرف اُسوہ حسنہ اور نبوی معاشرت کو اپنا کر ہی ممکن ہے۔

نسل نو کا تحفظ اور ان کی تعمیر و کردار ایک عظیم فریضہ ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ اخلاقی زوال کا شکار نہ ہو اور معاشرے کے نوجوان کامیاب، باوقار اور باکردار انسان بنیں تو سیرت النبی ﷺ کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

نسل نو کسی بھی معاشرے کی بقا، ترقی اور فکری سمت کا تعین کرتی ہے جدید دور میں جہاں سائنسی ترقی، ڈیجیٹل انقلاب اور گلوبلائزیشن نے نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کئے ہیں وہیں اضطراب، مایوسی، فکری انتشار کو بھی جنم دیا ہے۔

نتائج و سفارشات

موجودہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ نوجوانوں کو درپیش اخلاقی، نفسیاتی اور سماجی چیلنجز کا حل کوئی درآمد شدہ نظریہ نہیں بلکہ سیرت النبی ﷺ کا آفاقی تربیتی ماڈل ہے۔ نبی ﷺ نے نوجوان صحابہ کی تربیت تین بنیادوں پر کی:

1. عقیدہ کی پختگی۔ توکل و رضا
2. اخلاق کی بلندی۔ صدق و امانت
3. عمل کی استقامت۔ صبر و جہد مسلسل۔

یہی تینوں عناصر آج کے ڈیجیٹل عہد کے نوجوان کے لیے Resilience، Emotional Intelligence اور Purpose of Life مہیا کرتے ہیں۔

سفارشات

1. **تعلیمی سطح پر:** نصاب میں "سیرت اور کردار سازی" کا مستقل مضمون شامل کیا جائے جو صرف معلومات نہیں بلکہ عملی تربیت پر مبنی ہو۔
2. **خاندانی سطح پر:** والدین اسوہ حسنہ کو رول ماڈل بنا کر پیش کریں۔ گھر میں "سیرت سرکل" کا اہتمام کیا جائے۔
3. **ریاستی سطح پر:** نوجوانوں کے لیے سیرت کی روشنی میں Mental Health اور Digital Ethics کے تربیتی پروگرام شروع کیے جائیں۔
4. **میڈیا:** سوشل میڈیا انفلوئنسرز سیرت کے "صبر، عفو، دیانت" ماڈل کو فروغ دیں تاکہ "معاذاللہ" کلچر عام ہو۔

مختصراً، سیرت نبوی ﷺ محض ماضی کا قصہ نہیں بلکہ حال کے بحران اور مستقبل کی تعمیر کا زندہ ضابطہ حیات ہے۔ اگر نوجوان "یوسفی صبر اور محمدی کردار" کو اپنا لیں تو فرد کا تحفظ اور قوم کی تعمیر دونوں ممکن ہیں۔

حوالہ جات:

1۔الاحزاب:21

2۔غزالی، ابو حامد غزالی "احیاءعلوم الدین" باب تربیت اولاد ج،3، ص122، اردو بازار کراچی، سن اشاعت 2010ء

3۔Dictionary@rekhta.org ریختہ لغت

4۔الکہف:13:18

5۔عبدالجبار شاکرؒ: پروفیسر۔ "خطبات و مقالات سیرت النبی ﷺ"، ج:1، ص،12 مطبع شفیق پریس بیت الحکمت لاہور، سن اشاعت:2013ء

6۔عبدالجبار شاکرؒ: پروفیسر۔ "خطبات و مقالات سیرت النبی ﷺ"، ج:1، ص،15،14 مطبع شفیق پریس بیت الحکمت لاہور، سن اشاعت:2013ء

7۔آل عمران:3:164

8۔بیہقی، شعب الایمان، "باب فی الحقوق الاولاد والاھلین" حدیث:8669

9۔عبدالجبار شاکرؒ، پروفیسر، "خطبات و مقالات سیرت النبی ﷺ"، ج:1، ص:129 مطبع شفیق پریس بیت الحکمت لاہور، سن اشاعت:2013ء

10۔عبدالجبار شاکرؒ، پروفیسر، "خطبات و مقالات سیرت النبی ﷺ"، ج:1، ص:130 مطبع شفیق پریس بیت الحکمت لاہور، سن اشاعت:2013ء

11۔عبدالجبار شاکرؒ، پروفیسر، "خطبات و مقالات سیرت النبی ﷺ"، ج:1، ص:131 مطبع شفیق پریس بیت الحکمت لاہور، سن اشاعت:2013ء

12۔عبدالجبار شاکرؒ، پروفیسر، "خطبات و مقالات سیرت النبی ﷺ"، ص132 مطبع شفیق پریس بیت الحکمت لاہور، سن اشاعت:2013ء

13۔احسان الہیٰ شہید، علامہ، "خطبات" مرتب عمر فاروق قدوسی، ج:1 ص،74، مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، سن اشاعت "2004ء

14۔البلد:1،2

15۔مالک بن انس، "موطا امام مالک" کتاب الجامع، حدیث:1635

16۔الاحزاب:33،21

17۔التحریم:6

18۔مسلم بن حجاج القیشری، صحیح مسلم، کتاب القدر، حدیث:2664

19۔ترمذی محمد بن عیسیٰ الترمذی، "کتاب البر والصلۃ عن رسول"، سنن ترمذی حدیث:2022

20۔ترمذی محمد بن عیسیٰ الترمذی، "کتاب البر والصلۃ عن رسول"، سنن ترمذی حدیث:1926

21۔ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجانی، "کتاب الادب"، سنن ابی داؤد، حدیث:4843

22۔ترمذی محمد عیسیٰ الترمذی، امام "سنن ترمذی" کتاب صفۃ القیامۃ الرقائق، حدیث:2488

23۔امام بخاری محمد بن اسماعیل بخاری، "صحیح بخاری"، کتاب الاحکام، حدیث:6071

24۔مسلم بن القشیری امام، "صحیح مسلم" کتاب البر والصلۃ والآداب، حدیث:2849

25۔ الحاکم النیشاپوری، امام "المستدرک علی الصحیحین "کتاب البر الصلۃ حدیث:7340

Refernces:

1. Al-Ahzab:21
2. Al-Ghazali, Abu Hamid. Ihya Ulum al-Din, Bab Tarbiyat al-Aulad, Vol. 3, p. 122. Urdu Bazar, Karachi, 2010.
3. Rekhta Dictionary. Dictionary@rekhta.org.
4. Al-Kahf 18:13
5. Abdul Jabbar Shakir. Khutbat wa Maqalat Seerat-un-Nabi, Vol. 1, p. 12. Muti Shafiq Press, Bait-ul-Hikmat, Lahore, 2013.
6. Abdul Jabbar Shakir. Khutbat wa Maqalat Seerat-un-Nabi, Vol. 1, pp. 14–15. Muti Shafiq Press, Bait-ul-Hikmat, Lahore, 2013.
7. Aal-e-Imran 3:164
8. Al-Bayhaqi. Shu‘ab al-Iman, Bab fi Huquq al-Aulad wal-Ahlin, Hadith 8669.
9. Abdul Jabbar Shakir. Khutbat wa Maqalat Seerat-un-Nabi, Vol. 1, p. 129. Muti Shafiq Press, Bait-ul-Hikmat, Lahore, 2013.
10. Abdul Jabbar Shakir. Khutbat wa Maqalat Seerat-un-Nabi Vol. 1, p. 130. Muti Shafiq Press, Bait-ul-Hikmat, Lahore, 2013.
11. Abdul Jabbar Shakir. Khutbat wa Maqalat Seerat-un-Nabi, Vol. 1, p. 131. Muti Shafiq Press, Bait-ul-Hikmat, Lahore, 2013.
12. Abdul Jabbar Shakir. Khutbat wa Maqalat Seerat-un-Nabi, p. 132. Muti Shafiq Press, Bait-ul-Hikmat, Lahore, 2013.
13. Ihsan Elahi Zaheer. Khutbat, Umar Farooq Qadoosi, Vol. 1, p. 74. Maktaba Qadoosia, Ghazni Street, Urdu Bazar, Lahore, 2004.
14. Al-Balad:1–2
15. Malik ibn Anas. Muwatta Imam Malik, Kitab al-Jami‘, Hadith 1635.
16. Al-Ahzab 21:33
17. Al-Tahrim:6
18. Muslim ibn al-Hajjaj al-Qushayri. Sahih Muslim, Kitab al-Qadr, Hadith 2664.
19. Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa. Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-Birr wa al-Silah, Hadith 2022.
20. Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa. Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-Birr wa al-Silah, Hadith 1926.
21. Abu Dawood, Sulayman ibn al-Ash‘ath. Sunan Abi Dawood, Kitab al-Adab, Hadith 4843.
22. Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa. Sunan al-Tirmidhi, Kitab Sifat al-Qiyamah wa al-Raqaiq, Hadith 2488.
23. Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih al-Bukhari, Kitab al-Ahkam, Hadith 6071.
24. Muslim ibn al-Hajjaj, Sahih Muslim, Book of Righteousness, Maintaining Ties of Kinship and Good Manners (Kitab al-Birr wa al-Silah wa al-Adab), Hadith 2840.
25. Al-Hakim al-Naysaburi. Al-Mustadrak ala al-Sahihayn, Kitab al-Birr wa al-Silah, Hadith: 7340.